1932

REGISTERED No A, 783



H.B. KHAN ARTIST LUCKNOW

حسن سیانظیف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب [illegible] لکھنؤی کا منظوم سفرنامہ [illegible] عجب دلچسپ نظم ہے جسے استادی شاعری کی شاعرانہ استادی سے منائے کیا گیا ہے قیمت فی جلد [illegible] محصول ڈاک وی پی [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

برانچ کلکتہ — **افغانی قوام رجسٹرڈ** — برانچ امین آباد لکھنؤ

جو تمام کارخانوں کے تیار کردہ قواموں سے اسوقت تک زیادہ مقبولیت حاصل کرچکا ہے

قیمت فی تولہ [illegible]

فہرست کارخانہ طلب کرنے سے مفت روانہ ہوگی

المشتہر

مقتدا خاں انتدا خاں تاجر تمباکو [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت ۱۹۳۲ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ مجلدات [illegible] علم و ادب و ظرافت و سیاست کا [illegible] ہر کتاب خانے میں [illegible] رہنے چاہئیں۔ اس کے دیگر سنین ماضیہ کے بھی مکمل فائل برائے فروخت موجود ہیں [illegible] قیمت فی جلد [illegible] اودھ پنچ [illegible] آپ [illegible] کا فائدہ اٹھائیے

سوراجیہ آپ سے بہکا ہے

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں اعتراض کی [illegible] نہیں ہوتیں [illegible] نہیں ہوتے [illegible] نہیں ہوتے [illegible]

(۲) قیمت کی [illegible]

[illegible]

(۱) قیمت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) [illegible] شاگردان مدارس [illegible] سالانہ قیمت [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

نوٹ: [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سلسلہ [illegible]

نمبر ۳

مضامین

۱۰ر جنوری ۱۹۳۶ء

سعد و نحس زمانہ یا اچھے بُرے دن

[illegible] یہ آپ ہر صبح [illegible] مبارک فرمایا کرتے تھے [illegible] معنی کیا ہیں؟ برکت اور نحوست کسی زمانے سے متعلق نہیں بلکہ انسان کے عمر و زندگی کی حالت ایک ہی زمانہ میں مختلف ہوتی ہے اسلئے مبارک [illegible] بھی حضرت انسان ہی [illegible] مظلوم [illegible] نحوس بھی رہی حضرت اگلے زمانے کے ایک بادشاہ نے کسی شاعر کو زمانے کی مذمت کرنے پر ایسی ڈانٹ بتائی کہ عربیت کی تمام اس کی [illegible] فرمایا کہ [illegible] زمانہ زمانہ [illegible] جاتا ہے۔ جانتا بھی ہے زمانہ ہے کون؟ [illegible] انتخاب کر کے [illegible] خیال کر لیا جس سے [illegible] عالم کا [illegible] ہوا۔

حضرت شاہ [illegible] ایک معقول کہی کیا معنی کہ زمانہ کی تعریف ہے کہ [illegible] غیر جاری سے کی گئی ہے۔ پس کسی پہلو [illegible] والی کیفیت ہو ایک جنگل کی طرح ہم [illegible] چلی جاتی ہے وہ [illegible] کیا خاک سعد و نحس ہو گی؟ پھر کیفیت بھی وجودی نہیں [illegible] خیالی ہے [illegible] سعد و نحس [illegible] جب کسی کی شامت آ جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ نحوست نے [illegible] کسی کے [illegible] کے [illegible] جاتے ہیں [illegible] ہے۔

بات یہ ہے کہ [illegible]

[illegible]

جن میں [illegible] اول ہوتی ہیں آخر زمانے کا الزام کسی کے [illegible] ہیں؟ کبھی انسان کی طرف [illegible] قسمت اور مقدر کے [illegible] ٹھہرا لیا۔ کبھی [illegible] آسمانی ستاروں کو [illegible] جانے کی [illegible] نتائج کبھی [illegible] خود ساختہ [illegible] شگون [illegible] کے مستحق ٹھہرے۔

اگر آپ کی [illegible] تو [illegible] آپ [illegible] لگیں گے۔

[illegible] قیامت کے دن [illegible] مطلب یہ نہیں ہے کہ دن برے یا بھلے ہوتے ہیں [illegible] ہے وہ ان سے منسوخ کر دیا گیا۔

خیال تو کیجیے [illegible]

[illegible]

کر دیا [illegible] قدر [illegible] زمانہ [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] مطلب یہ ہے کہ [illegible] ہمارے [illegible] کے مستحق [illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] کسی [illegible] ہے۔ مگر [illegible] کر کے چلے جاتے۔ [illegible] زمانہ ایک ہی ہے [illegible] ہے کہ ایک ہی چیز [illegible] ہے۔

اسکے علاوہ [illegible] کہ ایک [illegible] نام زمانہ [illegible] کرنے والے کی [illegible] آتے ہیں [illegible] سعد اور نحس [illegible] ہے اور نحس [illegible] نحوست [illegible] ہو گئی

سمن [illegible] انفصال مقدمہ

[illegible]

سمن [illegible] انفصال مقدمہ

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم مہر انگریزی

مہر عدالت

دستخط حاکم مہر انگریزی

[illegible] لازم ہے کہ [illegible] اتفاقی وقت
[illegible] ہی سعادت بن جاتا ہے اور نحوست [illegible]
جھگڑا اور رنج ہی ہو اس نحوست دکھائی [illegible]
ایسا نہیں [illegible] آپ کی دعا سال نو [illegible]
کے جواز کی صورت [illegible]
[illegible]
[illegible]
حاصل ہو کہ [illegible] سوال پیدا ہے
مگر دعا سعادت و نحوست سے کوئی علاقہ نہیں
رکھتی۔ [illegible] ثابت ہوتا ہے کہ [illegible]
نحوست اور سعادت [illegible]
کا طلب کرنا [illegible]
[illegible]
دعا ہرگز نہیں [illegible]
[illegible] خلاف عقل ہے [illegible]
کی ذات میں داخل ہو [illegible]
کی دعا طلب [illegible] کی دعا [illegible]

سعادت کی خواہش اور اجتماع تہنیتیں کی دعا ہے۔
اسی طرح سعد [illegible] سے نحوست دفع ہونے کی دعا
تحصیل حاصل ہے۔

مرد ناپیچ! آپ مبارکبادی کے عوض [illegible]
کو [illegible] کرتے [illegible]
[illegible]
نئے سال صاحب [illegible] لنگوٹی کے ساتھ ساتھ
ہندوستان میں [illegible] سے نہیں آئے [illegible]
کو [illegible] کیا کہ [illegible] کے واسطے تیار کریں
[illegible] صاحب تشریف لائے [illegible] سلامی ہوئی
کہ ان [illegible] کیا ہے؟
آریہ [illegible] ہندوستان کی [illegible]
کہے ان۔ [illegible]
ابھی آیا ہی نہ تھا [illegible] سال [illegible]
[illegible] نحوست۔
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
ہم سعادت ہے۔ [illegible]
خدا [illegible] ہے کہ
[illegible] نیا سال [illegible]
آ گئے ہی نیا سال آ گئی۔ آپ کہتے ہیں مبارکباد۔
آپ کہیں گے کہ [illegible]
نہیں [illegible]
[illegible]
کو معلوم ہوتا ہے کہ [illegible]
دیکھیے سال [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
کے [illegible] مبارکباد کہنے کے قابل [illegible]
[illegible] مبارکباد کے قابل [illegible]
ہیں [illegible] کی سعادت سے [illegible] نحوست سے
[illegible] فرماتے ہیں کہ
[illegible] ہوں گے ہیں

بہت عرصہ [illegible] ہے

سمن بواسطے قرارداد امور تنقیح طلب

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]

بہت عرصہ [illegible] ہے

سمن بواسطے قرارداد امور تنقیح طلب

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]

بہت عرصہ [illegible] ہے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]

دیکھا آپ نے ... جنگ ... کس جلیل القدر
... تہنیت ... ایسی ...
کی نحوست و سعادت سے علاقہ ہو ہی نہیں سکتا۔
پھر گویا ... ہوتے ہیں کہ:۔
" ... ہندوستانی ... گورنمنٹ
... ملاحظہ ... اور وہ گورنمنٹ کی
قدر کر چکے"
یہ سعادت بھی ... وقت ہے۔ اور اب بھی سعادت
و نحوست سے مطلقاً تعلق نہیں بلکہ سعادت و نحوست کی
... اگر ...
... تو انہیں ...
... کرنے لگے ... سعادت ...
... مبارکباد ...
قابل ترجیح اور ... رہی۔
پھر ... تقریر میں ...

... ہیں کہ:۔
"اب تک ہم ہندوستان کے بارے میں ...
ہم ... حکومت کرتے رہیں گے"
ملاحظہ فرمائیے ... صاحب نے
سعادت و نحوست ... نہیں کیا
بلکہ ...
نہیں ... حکومت بھی ... نہیں سکتی ...
... تقریر ...
... انسانی ...
ہیں سعادت و نحوست ... اگر وہ
...
نہیں سکتے تھے۔ بیشک ...
اور ... سعادت ... نحوست؟
کہ نہیں۔ نہ سعادت نہ نحوست ...
پھر ...

... حکومت ... سعادت ...
و سعادت نہیں بلکہ ... ضرورت ...
... کی جائے گی اور ...
بڑھایا جائے گا۔
اس ... کسی ... سے کوئی ... نہیں ...
... ہے۔ اب ...
بھرنے اور جیل جانے یا ... کھانے ...
... سعادت ... ہے ...
... ہو جائے گی ...
بہت بڑی کامیابی ہے اگرچہ ابھی ...
ہوئی۔ ...
جھگڑے سے پاک ... ہے وہ یہ ہے کہ:۔
... خالی نہیں ...
... جلدی بھر ... جائیں گی ... حالت میں
تمام ہندوستانی ... حکومت
حضرات ... حکومت ... ہوگی؟
... حضرات ... ملاحظہ فرمائیے۔

بسلسلہ ... کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

سمن بنابر انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

بسلسلہ ... کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

مہر عدالت — دستخط حاکم ...

مہر عدالت — دستخط حاکم ...

مہر عدالت — دستخط حاکم ...

کس طرح کی گرل ہیز کانفرنس کو نہ سعادت ، یا مرگ ہوا ہو ۔ نہیں گرمی کی بس آپ حضرت کا یہی تو سلانا کیجئے خصوصاً آج سے نیک ہو یا مرکے تا سب حقیقت سے توبہ کرکے سود غیبی کو اپنی بیخی میں نقیبہ رکھو ٹیل ہو ۔ سہارا لینا چاہئے کہ گوٹری دختی کو زنجہ قدرت سے باہر نکلنے نہ پائے اور اگرچہ نوبت پر گارکی حرکت ادا ہی نہیں اضطراری ہو و تشام رہنے کی نوبت ہو جائے ۔

حرکت کے بعد فوت سے قبل کی رات ہر نبیض آج کل کے دور کا رواج طنز زلف کی حرکت قتل سے وہ کی رات ہو لہذا یہ زمانہ ہرگز حرکت کرانے کا مستحق نہیں ۔ اخیر سے دیکھئے تو یہ نیم کا اصل ہی نہیں پاؤں کی مصائب نظر بعد و اور و صادر نازل ہوتے ہیں ۔ جیسے آج ونیس ہیں سب گرل ہیز کی طرح حرکت وضیعہ رکھتے ہوں گھس کے جو میں ایک بکی ہے جو گھر کے جاتی ہے نقد فروخت علاوہ سے و بچل نہیں ہونے پاتا بچا تھا کہ پھر آ گیا ۔

پھر گھس کی جو حرکت ہے وہ کیا ہو بیت انتہا ہے جس کا نتیجہ بجز مناوہ کے اور کسی شکل میں حاصل نہیں ہو سکتا ۔

خیر نصیحت ، مشکل اسد و حقیقی تو علم ہو چکی ہو گا ۔ ہوش نے تانا شیر اپنی کر لی ۔ اب یہی سال جالک کو فاسلی ہو خود کرتا ہو ۔ زمانے کی ابر یا سنہ اور دکانیں نہیں رہتی البتہ پولیس کے وسیع اختیارات اور اگلی زلفی کی گرفت محسوس ہے ۔ اس گرل ہیز صفائی کو ہم سوکھیں یا خس کو بیٹا و زجبا

نلفس

خلاصہ

پچھ گرل ہیز صفائی سے ہو بازار حکومت کی تجارت مٹ گئی اب سب چین چاں ہو ہے اور ہاتھ کو گرمی کہ جس قدر رشک پہنچنے کا فہرو ہوگا ، تنا ہی سعادت ممکن

جب تنگی ہو گی ۔ بس جب روز جوتیاں کھا کر وہ اس کی سعادت کا اقرار کرتے ہیں تو پھر اختلاف کی کیا وجہ ؟ والسلام

سفر غریب

(تتمہ ۲۶ و نومبر ۱۹۲۱ء)

مولانا کی صورت مبارک دیکھتے ہی ہمیں اپنے بچپن کا زمانہ یاد آ گیا جبکہ ہم فصول اکبری کا فیہ و رقیح تہذیب کا درس مولانا سے لیتے تھے اور اکثر ذکر وہ اگر ہوتے ہوئے بھی شوق سے اسلئے جلیس بھر تے

بالکل کا حک ہو جاتے ہیں ۔ راست سے اور ملال نہیں تراشتا ہے مگر ترا شفت سے کچھ بھی صورت کی اصلاح نہیں ہوتی ۔ جوڑے بانچوں کا پاجامہ پہنتے ہیں اور اسکی پرواہ نہیں کرتے کہ اگر اس کی پانچ سیائی پھٹ گئی ہے کہ اسکو درست کر دی جائے اکثر احباب مولانا کو خوش لطافت دیکھ کے بہت مسرور ہوتے ہیں ۔ خصوصاً ان کے نا ملیں جبکہ لباس منتقف ہو کے صرف پائجامے اور کرتے پر منحصر ہو جاتا ہے ۔ جاڑوں میں یہ مسرت کم حاصل ہوتی چاہئے کہ سیائی کی ہریوشی بھی روا اور کرتا رجتا ہے ان جاڑوں میں مولانا کے سر خشن کی زیارت اس وقت بے تکلف احباب کو میسر ہوتی ہے جب چلو ملی کی زیارت اور حسان فر بوشی کے باعث مولانا بے تاب ہو کے کھجاتے اور سہلاتے ہیں ۔

مولانا کی صورت مبارک پر پردہ ظاہرت ہمیشہ فرما ہو گئے کئے دو دانت ساتھ چھوڑ گئے اور بال تنگی سے زخمی ہو گئے باقی دانتان کتبہ کا شمہ برابر بھی اثر نہیں ۔

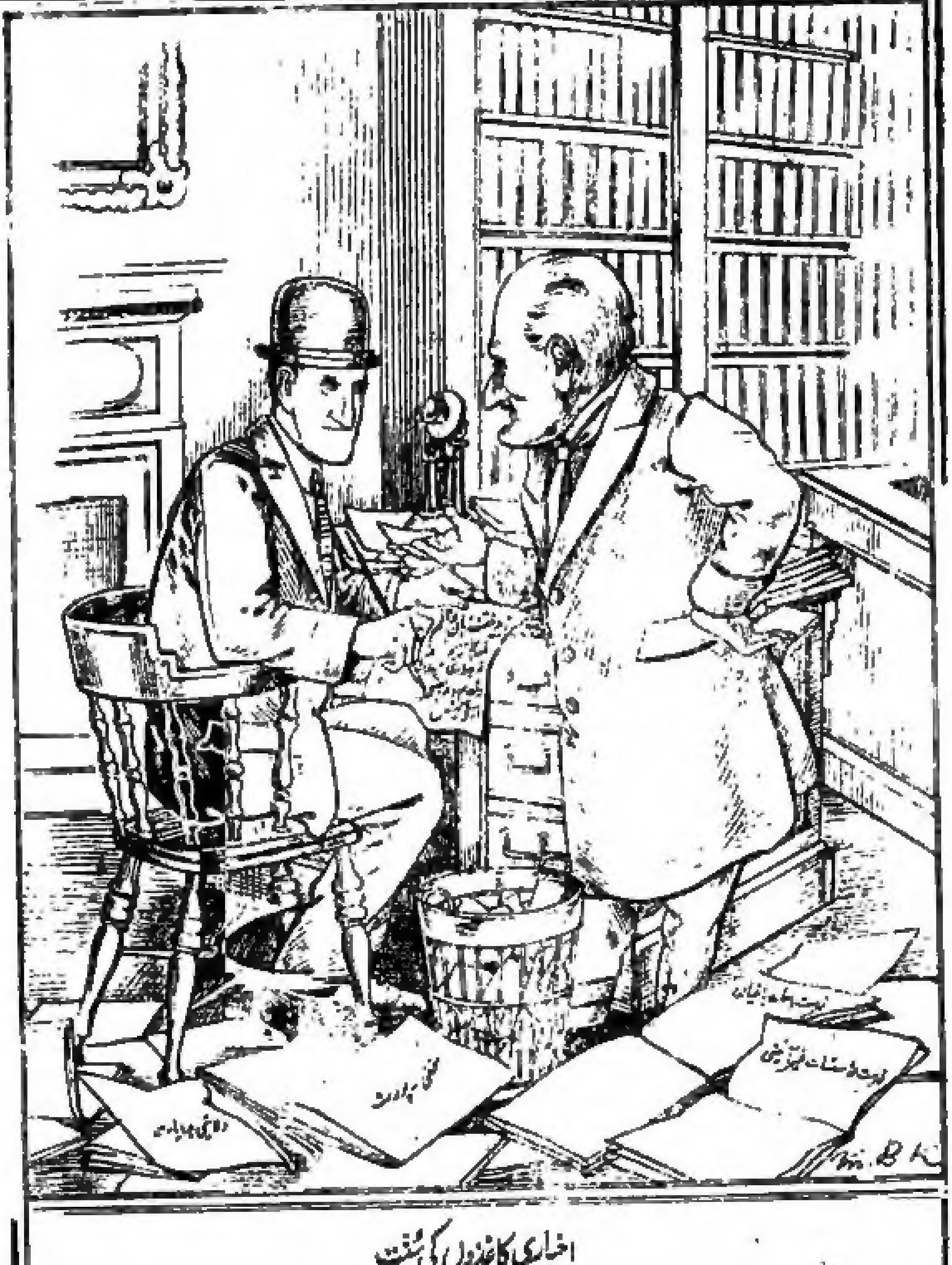
مولانا کو جانے کا جب شوق ہے جا نہیں برس ادھر اس جانے کی



" دیکھو جی یہ غریب نہ کھلانے کی ضرورت نہ پلانے کی نم نیچہ ۔ ہم زوروں کی جیبیں بس گھر ذرا بیچ کمی کمی کھٹ پٹ کھٹ پٹ "

دھوم احباب احباب میں بہت تھی ۔ ایک شخص کا ساڑھے برسوں سے زیر استعمال تھا جو کبھی نظافت کی صورت نہیں دیکھی ۔ تصادم اتفاقی کے آثار اسکے پکے ہوئے گالوں سے آشکارا سے کبھی عذاب آتشین سے پاک نہیں دکھا ۔ گویا ایک چھوٹا سا جہنم تھا اور دلانا اسکا ایک دو عضو نوشت کی گرائیوں کے ابھرے رنگوں کو روشن کے شبہ ہو گا کہ جانے زخمی کے سعادت کبھی ایک آدمی سے آ گئے نہ بچے ۔ اور ہشیل کوئی بہت درست ایسا ہو جب مولانا کی پاس ہو تو چاہے مولانا کے علاوہ آسانی نجات پائی ہو ۔ ایک پیسے کا دو بار لاکھوں شانے

لے کر کبھی آپ اخبار کے وطن کو دیکھا ہوا تو کیسے بیابان اور کبھی خرگوش کی سنگنیاں بھریں اور معلوم ہوئے کے بعد کہ ٹک وہ چلو ملی جرم میں چھپیاں کھاتی مناسب ہو گا کہ مولانا کا حلیہ مبارک بھی بیان کر دیا جائے حضرت استادی ایک بڑی انقات پھریرے سے ذیل کے نادی ہیں ۔ گرنا دانتی بھی درست ۔ گندم گوں آنکھوں سے ذرا نشے دھیا ہی ہو جاتا ۔ ایک ہونٹ خوش نزدیکی ۔ گر یاس ان کی صفائی کی طرف سے بالکل بے پرواہ ۔ ڈنگی پر ملاک روح ل صاف ہی نہیں کر سکتا اسلئے ہمیشہ میل کچیل لگا رہتا ہے ۔ سر کے بال جب جتنا دھاری ناریل کی طرح



اخباری کاغذوں کی سُنّت

"اے جناب. عقدۂ بے دہان یعنی قلم و لسان سے حاصل؟"

"حاصل و لاحاصل کا حال جانے فرمایا. مگر ظلمِ آزادی کے قتنے کا یہی بن ہے. آگے بڑھ کے کھال سخت ہو جائیگی"

تھا اور پیسے کا گز آدھ سیر ملتا تھا ایک پیسہ کی چار نے
ولایتی سیاہی کی دوات کا گز کرکٹ یا [illegible] گرام
کرنے بقیمت ہمارے یہاں کے علاوہ ہم پہنچاتے
تھے چینی یا جاپانی کے گلدان تک میں وصل ہی ہے
اہل اللہ سادہ مزاج ہوتے ہی ہیں لہذا وہ اس کی قدر دانی
ہیں۔ جو صفائی ستھرائی کے کلوا آتے تھے وہ غالب جانتا
سے منسوب رکھے جاتے تھے طالب العلم صاحب ڈاکٹر
فاروقی یوسف وصف باکمال ہیں وہ مذکور
چلے آ رہے ہیں۔ پہلے مولانا کی سرسری گفتگو سے معلوم
کی نسبت پر اطلاع حاصل فرمائی ہے واقف ہیں کہ گنے
کی گفتگو پانی کے ساتھ میں نے دیکھی ہے۔ گرمیوں میں جب
بنا نصیبین کے کچھ ایسا گاڑھا پھول چڑھا تھا کہ پانی
کے ساتھ خود بخود بڑھتا ہی رہتا تھا۔ یہ دوسری
بات ہے کہ چند وقت جان گرم پانی میں اور اس
جلسہ میں اختیار دور کر سکیں کسی وقت تک بھی
اس گرم پانی میں ملا دیا جاتا تھا کہ استعمال میں سہیں
ہے۔ محرم میں گز کی جگہ طلبی تبرک کی پڑیا کر کے
بازار ہی سے منگوائی ہوئی شکر لے لیتی تھی۔ ہم خرما و
ہم ثواب و ہم تخفیف اسراف شد سیاہ۔

مولانا میں بجز غیر معمولی صفائی کی نفاست کے
اور کوئی علامت سفاہت یا بلادت ذہن کی
پائی نہیں جاتی۔ تقدس بے نظیر ہیں۔ تقریر بھی
معقول ہوتی ہے۔ معقولات میں دخل تام رکھتے
ہیں اور دینیات کے بھی فاضل جلیل القدر ہیں
کاش فن کی آفت کے اہل ہوتے۔

مجھے تو انہوں نے پہچانا ہی نہیں کہ نو دس
برس کے سن میں دیکھا تھا البتہ مجھے ان کو پہچاننے
میں کوئی دقت نہیں ہوئی۔ والد مرحوم نہیں تھا
کچھ کچھ ملاقات مولانا کے عم مرحوم والد کے احباب
خاص میں تھے [illegible] نسخ (؟)
گئے تھے طول بعد کے ساتھ اگلی نشست میں تو اس
دکان [illegible] نہیں اس لقب کا مستحق قرار
دیتا ہے۔

جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں مولانا ہمیں پہچاننے سے
قاصر رہے اور [illegible] صاحب کا نام نامی
حکیم ظفر حسین بیچ ہماری تعریف کی۔ نام سنتے ہی ہوا بنائی
ہیں گھٹنے لگا یا جتنی دعائیں یاد آئیں سب پڑھ ڈالیں
احسانات مرحوم کرائے ہیں حال پوچھا اور اودھ پنچ کے
تعلقات پوچھنے جس سے پیش فرمائی کہ ہم اس مسند پر وہ نہیں
کے قائل تھے۔ عالمانہ وضع میں دیکھنے کی ہوس آرزو
تھی۔ تھا اول ہی [illegible] ایک اور روشن پہلو کر
دنیا کو اس سے بہت کچھ روحانی فائدہ پہنچ سکتا تھا۔
پوچھنے کیا گیا؟

پہلے تو جناب فرمانے ہم پر فرض ہو رہا ہے کہ
اودھ پنچ میں بھی خدمت خدا و طلب [illegible]
جس طرح سے [illegible] ہوئے ہیں [illegible] مقصد ہے حالانکہ
وضع اس وجہ سے نہیں رکھی کہ اس لباس میں کچھ
حیلہ و خودی کی گنجائش بہت ہے اور [illegible]
یا کوئی اور دنیوی پیشے لیے اختیار نہیں کیا کہ انہیں
اکثر سمجھتا ہوا پاتا ہوں کہ ترقی ہے کیونکہ تا قونی
کی مصنف پر مبنی ہے نہ عدل و انصاف پر۔
البتہ اگر آبائی تنخواہ سے کوئی حصہ مجھے ملتا تو ہم بھی
ہاتھ بیٹھے ہیں لیکن دنیا اور رستگاری کی ضرورت نہ ہی
نہ ہوتی۔ اب آزاد ہوں اور خدا کا شکر ہے کہ ایک
حرف حلال نے اکل حرام سے مستغنی رکھا۔

مولانا میرے دلائل کو مان گئے۔ فرمایا کہ میں نے
اودھ پنچ کے پرچے اکثر یہاں کے ازاحات کے دیکھے۔
فلسفے اور الہیات کو ترک [illegible] بنا کے خرید مطلوب
بنانا ان دنوں کا کام تھا۔ اب تو یہ پرچہ طلبا کے مطالعہ
کے قابل ہو گیا ہے حالانکہ پہلے طلبا کی صحبت بغیر
منتقل تھا۔ جو بیان [illegible] رندانہ مضامین
عورتوں کی دلچسپی کے افسانے چوک کی رنڈیوں
کے حالات۔ نوابوں کی افیم اور [illegible] کے قصے [illegible]
کے تذکرے انہیں ہوا کرتے تھے۔

میں نے عرض کیا کہ زمانہ اس طرح کے مضامین کا
مستحق تھا۔ تجارت کی ترقی میں پسند عام کو بڑا
دخل ہے۔ میرے نزدیک علماء و فضلا کی اصلاح
عوام کی اصلاح پر مقدم ہے میں نے علوم کے جہان
لیست کی تقلید نہیں کی بفضل خدا اس رنگ کے
پسند کرنے والے بھی کم نہیں۔ مستورات کی تحریروں میں
اتنے مستقل خریدار ہو گئے ہیں کہ ان میں سے بغیر
کسی خوشامد اور چال بازی کے میرا پیٹ بھر جاتا ہے؟
اور یہ پرچہ اپنا بار آپ سنبھالے ہوئے ہے۔

عامیانہ مذاق کے مضامین آنے [illegible] بچے ہیں مگر
وہ [illegible]
ہیں اور اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کیا بد وضعی ہے۔

میرا مقصد ہے کہ اودھ پنچ کے خریداروں میں
جاہل اور [illegible] ہیں جنہیں صرف
[illegible]
کوئی غرض نہیں [illegible] لوگوں کی پرواہ کروں۔
جانتک گفتگو ہونے کے بعد [illegible]

مولانا: فی پرچہ کیا قیمت مقرر ہے؟
نامہ نگار: دو آنے۔
مولانا: آٹھ روپے سالانہ ہے۔ یہ تو بہت ہیں۔
نامہ نگار: آپ کی خدمت میں بغیر کسی قیمت کے حاضر
کیا جا سکتا ہے۔
مولانا: [illegible] مگر یہ
[illegible]
نامہ نگار: [illegible]
قابل لحاظ ہے اس لیے ہم عوام کو [illegible]
خوش نہیں کر سکتے۔ لہٰذا کسر اور زعفران کا [illegible]
[illegible] معلوم ہو کہ یہ
قیمت کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔
مولانا: یہ تم نے سچ کہا۔ خواب میں تو توقع رکھوں کہ
اودھ پنچ مسلسل میرے پاس آئے گا اور [illegible]
[illegible]
فرمایا۔

اس آواز کو سنتے ہی ایک بڑی سی بکری [illegible]
[illegible] آئی اور [illegible]
کی آخر [illegible] مولانا [illegible]
[illegible]
[illegible] اس کا مطلب نہیں
سمجھا تھا اب سمجھا کہ [illegible]
[illegible]

حل آزاد ہو گا ۔ چھانا ان کی طبیعت تند سا تھا سمجھ جائے گی ۔ [illegible] چھانٹوں سے ایسی چلتے نہیں ہیں ۔ [illegible] میں اگر [illegible] قبول ہے انکار کیا [illegible] ہو گا؟ مولانا [illegible] ابھی چھانٹی [illegible] جو شخص ہوں گے ۔ [illegible] کسی کو کلام نہیں ہے ۔ دست بستہ گزارش کی کہ ہیں کھا جائے [illegible] اے یہ بھی [illegible] کی گولیاں جیب میں ہیں جب آ [illegible] ایک ہی وقت [illegible] ۔ [illegible] کی ترقی [illegible] سے آتی ہے ۔ لکھنؤ میں اتنی گلیاں نہیں جتنے یہاں بھرے ہیں ۔ تمام جسم [illegible] ہے ۔

کیا پوچھے ہو حال اس جسم ناتواں کی
ہر جا ہے فرش [illegible] کیکان [illegible]

یا صفائی یہاں صفائی کا انتظام کس طرح [illegible] سڑکیں ایسی وسیع صاف خوشنما اور [illegible] مگر پھر بھی [illegible] مشتاق ہیں ۔ شہری جگہوں پر صاحب لوگوں کی طرح رہتے ہیں ۔

اس عذر پر [illegible] کی صدا بلند ہوئی اور ہمارے پانی گرم ہونے کی [illegible] ۔

مولانا ۔ اچھا تو کس قدر ناشتا ہے؟

پھر [illegible] صاحب نے [illegible] نگاہ سے پہلے مجھے دیکھا [illegible] ایک طاق پر [illegible] ۔ اور یہ [illegible] ۔۔۔۔ آتی [illegible] ۔ حل پڑھنا شروع کیا ۔ [illegible] زبان سے کہا یہ وقت [illegible] نہیں ۔ [illegible] مانیں گے ۔ [illegible] آج [illegible] کی حاضر ہو کے اس [illegible] میں یہ خیال کیا تھا کہ [illegible] ناخوش ہو جائیں گے [illegible] قبول فرما لیا [illegible] ایک ہی وقت [illegible] خراب کردہ ۔

شکر خدا یا میں بھی خوش وہ بھی خوش ۔

[illegible] صاحب [illegible] کہتے ہیں [illegible] کا اس [illegible] میں کتنا سا دیا ہے ۔ [illegible] جو اس گھر کے [illegible] شعر رکھتی ہے اور [illegible] کے [illegible] کلام ہے [illegible] کے صاحب [illegible] قبول کیا [illegible] ایک [illegible] سے کوئی صاحب [illegible] نہیں کر سکتا ۔

[illegible] کی [illegible] سے [illegible] کس طرح [illegible] مبارک ہیں [illegible] ۔ [illegible] نظر جاتے وقت رنگ [illegible] نام [illegible] آنکھوں سے [illegible] فائدہ فرمائیں اور [illegible] کر [illegible] ہاتھوں [illegible] ایک ترد ماغ کی [illegible] ہیں ۔ [illegible]

راقم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ [illegible]

مولانا پیچ کی نوٹ بُک

دل پھٹ ہی چکا تھا کہ صدائے جلال آئی ۔

[illegible] سلطنت [illegible] انگلستان کی حکومت [illegible] ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] عکس [illegible]

نام و نقل و صفت عکس

[illegible]

اطلاع نامہ بنام [illegible]

[illegible]

[illegible]

مشتہر صاحب [illegible]

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات و عطائی نسخہ جات یا خود طبیبوں کے اتصال سے کمائی لگا کر صحت سے مایوس ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں کمیاب صحت حاصل کرنا یا ستار فلسفہ مشورہ کے متلاشی ہیں اگر آپ ماہر تجربہ کار کامل الفن اور حاذق اطبا کے مشورہ سے بلا واسطہ فیس فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ معدن الادویہ کی جدید فہرست طلب کر کر فائدہ اٹھایئے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع پہنچایئے۔

تمام خط و کتابت صیغہ راز میں رہتی ہے۔

المشتہر دواخانہ معدن الادویہ کرکیا اسٹریٹ لکھنؤ

شرائط ادبی

(۱) اودھ پنچ میں قطعہ پیش کرنا ہوگا۔

(۲) اگر مضمون کے ساتھ ہی ہر چک کی پوری قیمت دی جائیگی۔

(۳) اجازت ہو تو ... کر کے ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) سلسلہ ... ہر وقت کرنا ہوگا اور جادم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائیگا۔

... ہر وقت ... پرچہ ... بھیجا جائیگا۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ضرورت

دنیا کو ... بیمار ... ڈاکٹر ... صاحب ... مکمل ادویات ... ہیں ... ۱۴ ... سال ... قیمت ... ساعت ... ساعت ۔ ملنے کا پتہ

کیلاش بہاری سنہائی اے ... رسولی منڈی

دیال باغ آگرہ

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُر دیکر مصوّتہ کرنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین اڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اس کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صد ہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی اُمّہات [illegible] کا نسخہ [illegible]

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری [illegible] کی [illegible] اس کتاب میں نقل کی گئی ہیں [illegible] اگر آپ [illegible] گلے سے ادا کرنے [illegible] کتاب [illegible] کے بعد [illegible] نہایت [illegible] ابتدا سے کتاب میں لکھ دیئے گئے [illegible] ہر ایک راگ کو درست [illegible] میں جس طرح کہ استاد [illegible] ایک [illegible] سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ [illegible] مصنف نے [illegible] اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکر اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام [illegible] اُستادوں کا سرمایۂ ناز ابھی موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر منیجر اودھ [illegible] لکھنؤ